مہیج الاحزان
علامہ حسن بن محمد علی یزدی
اصحاب الکہف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا
ولی العصر ٹرسٹ

مہیّج الاحزان

تالیف

آقائی حسن بن محمد علی یزدی

مترجم

مولانا سیّد ظل حسنین زیدی سرسوی

پیش کش: سیّد محمد شبّر عباس

ولی العصر ٹرسٹ

رتہ متہ ضلع جھنگ

نام کتاب ——— مہیج الاحزان

نام مولف ——— آغائی حسن بن محمد علی یزدی

نام مترجم ——— مولانا سید ظلِ حسین زیدی سرسوی

سال طباعت ——— ۱۹۹۱ء بمطابق ۱۴۱۱ھ

تعداد ——— ۱۰۰۰

کتابت ——— حضرت کیبلیانوالہ

مطبع ———

ہدیہ ———

ناشر ———

ولی العصر، رتہ متہ ضلع جھنگ

اسٹاکسٹ

افتخار بک ڈپو۔ مین بازار اسلام پورہ لاہور

نہ آتے تو ہر گاہ آفتاب طلوع و غروب نہ کرتا۔ افلاک گردش نہ کرتے، زمین قرار نہ پکڑتی اور زمین و پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ لَوْلَمْ یَرِدْ رَبُّنَا اظھار حُجَّتِہٖ من صلبہٖ ما استقام الدّھر والزّمن۔ یعنی کہ اگر ائمہ معصومین نہ ہوتے جو حجت خدا ہیں رسولِ خدا کے خلفاءِ برحق ہیں اور طاہر و مطہر اصلاب سے خلق ہوئے ہیں تو نہ زمین ہوتی اور نہ آسمان ہوتا۔ زمین و آسمان اور جو کچھ ان کے درمیان موجود ہے۔ آئمہ خدا، حج اللہ کے دم قدم سے قائم ہے۔

ماعُطّلَ الکَوْنُ اذکانت قَلَائِدُہٗ ○ مِنۡہُ ھُدَاۃٌ علیٰ فِعلِ التُّقیٰ مَرَنُوْا

دنیا باقی ہے۔ دنیا کی چیزیں برقرار ہیں اور دنیا معطل نہیں ہوئی۔ اس لیے درہاء امامت (یعنی ذریت رسول خدا) اپنی تابناکیوں کے ساتھ چمکتے رہے ہیں۔ اور آخری دُرِّ امامت آج بھی تابندہ ہے یعنی آقامت دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور ان ہی وجہ سے خدا کی عبادت ہو رہی ہے۔ ان کی تخلیق کی غرض و غایت عبادت خدا ہے۔

فَلْیَنْدُبِ المجد اھلیہ کذا اذکذا ۔ فلیعظِمُ الخطبُ اوفَلْیَتکبرُ المحِقُ

پس ندبہ، نوحہ کی بزرگی جو اس کے اہل ہیں عظیم ہونی چاہیئے۔

وَکیف لاوری السّادات من مُصرٍ اصحت تَسُوْدُ علیھا اَعْبُدٌ فتن

میں یہ حال دیکھ رہا ہوں کہ شہر کے بزرگ اور سادات پر ذلیل لوگ اور غلام علیہ پا رہے ہیں۔ جس سے فضاء حرمت متاثر ہو رہی ہے۔

واللّٰہ جرُّ جورَ الظالمینَ علیٰ ابناءِ احمدَ اِلّا مَعْشَرٌ فَتَنُوا

اعنی الاولیٰ غصبوا میراث حیدرہ اخی النّبیِّ رسُول اللّٰہ والختن

بخدا یہ کمین لوگوں کو ہرگز جراٗت نہ ہوتی کہ اہلبیتؑ اطہار پر ظلم و ستم کریں

لیکن ایک گروہ نے میراث حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو غصب کرلیا۔ اور قرابت رسولؐ خدا کا خیال تک نہ کیا اور الجنابؑ نے بحکم خدا صبر کیا۔

ھُمْ اَسَّسوہُ وشاورہٗ اُمَیّہ اذا حقادھم فی الطّف والطّعن

یعنی کہ وہ لوگ کہ جنہوں نے ظلم و غضب کی بنیاد رکھی تھی۔ بنی امیّہ نے ان کی اساس کو زمین کربلا میں تقویت پہنچائی۔ یعنی حقوق آل محمدؐ غصب کرکے بنیاد ظلم رکھی اور کربلا میں امام حسین فرزند رسولؐ خدا کو قتل کرکے قصر یزیدی تعمیر ہوا۔

نفسی فدا لنفوس فیہ سائلۃ علی الضّبا نھبت اجادھا اللدّن

یعنی کہ میری روح اور جان ان پاک و پاکیزہ نفوس پر قربان ہو جائیں۔ کہ جن کو دشمنوں نے قتل کیا اور وہ اپنے خون میں غلطاں ہوئے اور اعداء دین نے ان کے بدن ہاء مبارک کو نیزوں سے غارت کیا۔

لغوس اشرف خلق اللہ من لھم اسادات مشاعر بیت اللہ والرّکن

افدی ھناک حبیبا وھو یقتحم الھیجا السطوا یقلب قلبہ البدن

میری روح و جان بلکہ تمام عالم کی روحیں اور جانیں حضرت امام حسین پر قربان کہ وقت غربت کہ جب آپ اس گروہ بد شعار میں گھرے ہوئے تھے۔ مثل شیر درندہ دریاء حرب و ضرب میں غوطہ زن ہوئے۔

اَفیہ والدّم من صوب الدّماء غدّا تجری علی وجہ خیل العدیٰ سفن

اس حال میں کہ جب اعداء دین کا خون دریا کی مانند بہہ رہا تھا۔ اور ان کے گھوڑے اور سامان حرب اس دریاء خون میں اس طرح رواں تھا۔ جیسے پانی پر کشتی رواں ہوتی ہے۔